خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8-فروری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 33 جمعرات 18 رمضان -1416ھ، 8 تبلیغ 1375ہش، 8 - فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو

تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے قریب نہ آسکے جھوٹ مت بولو۔ افتراء مت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم۔ تکبر۔ خود پسندی۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439)

## امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## اخلاقِ حسنہ اختیار کرنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

لوگ گالیاں سنتے ہیں اور محسوس نہیں کرتے۔ اور کوئی شخص نہیں کہ جو ان کو پکڑ کر کہے کہ اپنی حالت درست کرو۔ اسی طرح جب لڑائی ہوتی ہے تو بڑے لوگ (بڑے سے میرا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر کے لوگ) گندی گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ گالیاں تو سب ہی گندی ہوتی ہیں۔ مگر ایسی جن کا گند کھلا ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے لوگ اوسط اخلاق کی حقیقت بھی نہیں سمجھتے۔ (-) افسوس ہے کہ کثرت ایسے لوگوں کو ناپسند نہیں کرتی۔ وہ لوگ ان کے خلاف ہاتھ نہیں اٹھاتے ہاتھ اٹھانے سے یہ مطلب نہیں کہ ان کو مارتے نہیں بلکہ یہ کہ ان کو مناسب طریق پر روکتے نہیں۔ اگر وہ خود روک نہیں سکتے تو کم از کم مجھ کو لکھتے۔ تاکہ معلوم ہو کہ لوگ اس قسم کے لوگوں کو برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عبداللہ بن ابی ابن سلول کی حرکتوں کو تمام صحابہؓ ناپسند کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی حرکتوں کو صحابہؓ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا جو خائن ہے بدگو ہے تم اس کے خلاف آواز اٹھاؤ اور اس کے خلاف رپورٹ کرو۔ پھر کوئی شخص

باقی صفحہ 7 پر

## سانحہ ارتحال

○ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم قاضی شریف الدین صاحب (وفات یافتہ) جنہیں ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال کوئٹہ خدمات کی توفیق ملی کی اہلیہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 28- جنوری 96ء کو کوئٹہ میں بعمر 80 سال وفات پاگئیں۔ آپ کے بیٹے مکرم قاضی حکیم الدین صاحب علاقائی نائب قائد خدام الاحمدیہ ان کا جسد خاکی ربوہ لائے۔ 29-1-96 بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اور کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت مولوی محمد جی صاحب ہزاروی کی بہو محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ میجر میر محمد عاصم صاحب قاضی جماعت احمدیہ اسلام آباد مورخہ 29-1-96 بروز سوموار ڈیڑھ بجے اسلام آباد میں 65 سال کی عمر پا کر اپنے مولیٰ کے پاس حاضر ہوگئیں۔ اگلے روز 30-1-96 کو مکرم چوہدری علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے جنازہ پڑھایا۔ بعد میں اسلام آباد کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔

آپ حضرت خواجہ محمد دین صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹی اور جماعت کے نامور شاعر مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی بہن تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور لکھتے ہیں

میرے بھائی چوہدری غفور احمد صاحب سابق درویش قادیان ولد نور محمد صاحب وفات یافتہ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ 27- جنوری کو دماغ کی شریان پھٹنے سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے (ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) جنازہ مغرب کے بعد بیت النصرت میں ادا کیا گیا۔ ان کی عمر 69 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی بخشش فرماتے ہوئے درجات بلند کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

8- تبلیغ 1375 ھش 8 - فروری 1996ء

# زبان کی حفاظت

گناہ چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ چھوٹے گناہ مسلسل وقوع پذیر ہو کر بڑے گناہوں سے بھی زیادہ خطرناک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف بڑے گناہوں کو چھوڑنے کی ضرورت ہے بلکہ چھوٹے گناہوں کو بھی۔ اور جہاں تک گناہوں کے ارتکاب کا تعلق ہے وہ انسان کے ہاتھوں سے بھی ہو سکتے ہیں۔ پاؤں سے بھی ہو سکتے ہیں کانوں سے بھی ہو سکتے ہیں آنکھوں سے بھی ہو سکتے ہیں دل سے بھی ہو سکتے ہیں اور زبان سے بھی ہو سکتے ہیں اور یہ سب گناہ ایسے ہیں کہ اگر انسان تقویٰ اختیار کرے تو ان سے بچ سکتا ہے۔ اور بچنا اس کے لئے ہے بھی لازمی۔ لیکن سب سے زیادہ جس گناہ سے بچنے کی ضرورت ہے وہ ہے زبان کا گناہ۔ کہتے ہیں کہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔ اسی طرح زبان کا گناہ بھی دوسرے گناہوں سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کا نہ صرف اپنی ذات پر اثر پڑتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں پر بھی اثر پڑتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ زبان کے گناہ کا صرف چند افراد پر نہیں بلکہ بہت زیادہ افراد پر اثر پڑے۔ زبان کے گناہ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہو گیا کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی۔ تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کی تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی عقائد زبان اخلاق وغیرہ کے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے۔ کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر سے کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تینوں فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ اور بے ہودہ بے موقعہ غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے"۔

اگرچہ جو بات زبان سے کہی جاتی ہے وہ نکلتی تو دل سے ہے۔ دل ایک بات کہنے کو چاہتا ہے اور زبان کو استعمال کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ دل کی بات دل ہی میں رہے۔ اگر زبان کو روک کر رکھا جائے اور زبان کو صرف اچھی باتوں کے لئے استعمال کیا جائے تو دل میں پیدا ہونے والا گناہ زبان پر نہ آنے کی وجہ سے زیادہ مضر ثابت نہیں ہو سکتا۔ دل کی بات دل میں رہی۔ کسی کو پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ خدا تعالیٰ تو اسے جانتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے کہ جو خیال دل میں آئے اور اس پر عمل نہ کیا جائے اس کا محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ پس اگرچہ آغاز دل سے ہوتا ہے لیکن یہ آغاز اتنا نقصان دہ نہیں جتنا اس کا انجام جو زبان سے ہوتا ہے۔ اس ارشاد میں جو ہم نے پیش کیا ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ بعض اوقات ہم اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتے۔ اور بے ہودہ اور بے موقعہ اور غیر ضروری باتوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور یہی باتیں اگرچہ ہم نے بعض اوقات گپ شپ میں کی ہوں لیکن ہمارے لئے گناہ گاری کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس دل اور زبان کو صرف اس وقت ساتھ ساتھ چلایئے جب کوئی بات اچھی ہو اور اگر کوئی بری بات دل میں آئے تو اسے دل میں بے شک رکھئے لیکن زبان پر لانے کی جرأت یا جسارت نہ کیجئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو معصیت میں مبتلا ہونے سے بچایئے۔

---

O

زباں بندی تو ہو سکتی ہے لیکن یہ نہیں ممکن
کہ دل کی بات کو دل میں اُتر جانے پہ قدغن ہو

خدا لگتی کہو لوگو یہ کس حد تک مناسب ہے
خدا کو ماننے اور اس کے گھر جانے پہ قدغن ہو

تعین ہم کریں گے اپنی منزل اور راہوں کا
اگرچہ اب بانداز سفر جانے پہ قدغن ہو

گلستاں میں روش کوئی تروتازہ رہے کیونکر
اگر ہر پھول پتے کے نکھر جانے پہ قدغن ہو

غُبار آلود بالوں پر خدا کو پیار آتا ہے
کسی کو کیا اگر سر کے سنور جانے پہ قدغن ہو

ہمیں تو راس آیا ہے نسیم عجز و نیاز اپنا
بُرا کیا ہے جو ان کے بھی بپھر جانے پہ قدغن ہو

نسیم سیفی

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ 7- دسمبر95ء کے شمارے میں جو نظم شائع ہوئی ہے اس کا دوسرا شعر قلمزن فرمادیں۔

(ادارہ)

اپنے قول و فعل کا معیار تقویٰ کے بغیر
اور کوئی بات ہو تو بات بن سکتی نہیں
ساتھ اپنے آپ چھُٹ سکتا نہیں شیطان کا
رحمتِ یزداں کی چادر سر پہ تن سکتی نہیں

ابوالاقبال

## خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو

چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی، غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah



ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

# افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پس (کلام الٰہی) نے حضرت سلیمانؑ کو جو ہمارے سامنے پیش کیا ہے تو ایک بہت ہی عظیم الشان اور بزرگ نبی کے طور پر پیش کیا ہے جو احسان مند اور ہر لحہ خدا کا شکریہ ادا کرنے والا تھا۔ اور بنی نوع انسان کو ان نعمتوں سے حصہ دینے والا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی تھیں۔ اس کے مقابل پر آپ جب بائبل پر غور کرتے ہیں اور بائبل کے جو محققین ہیں ان کی رائے دیکھتے ہیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ کس طرح بعض قومیں ظالم ہو کر اپنے پاک انبیاء پر کیسے کیسے بہتان تراشنے لگتی ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر معمولی انصاف کرنے والے انسان تھے۔ ایسا منصف نبی اور بادشاہ یہود کی تاریخ میں آپ کو شاید ہی کوئی اور دکھائی دے، بلکہ بے مثل ہیں اس معاملے میں چنانچہ آپ نے غیر قوموں کو یہ حق عطا کیا کہ مذہبی اختلاف رکھتے ہوئے اپنے خدا کی اس طرح ہی پرستش کریں جس طرح یہود کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے خدا کی پرستش کریں یعنی جس کو خدا سمجھتے ہیں اس کی پرستش کریں۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں ان غیر قوموں کو مذہبی آزادی کا حق ملا ہے جو اس سے پہلے اس حق سے محروم تھیں اور بہت وسیع حکومت تھی آپ کی، وہاں حقیقت میں اکثریت تو غیر قوموں کی تھی اور اسرائیل کو خدا نے اگرچہ بادشاہت عطا کی تھی مگر اسرائیلی ایک اقلیت میں تھے، Minority میں تھے تو کتنا ظلم ہوتا کہ ایک اقلیت کے مذہب کو تو کھلی چھٹی ہوتی کہ جو چاہے کرے لیکن ملک کی اکثریت کو اس خدا کی پرستش کا حق نہ ہوتا جس کو وہ خدا سمجھ رہے ہیں تو حضرت سلیمانؑ کا انصاف تھا جو یہودیوں کو چبھتا تھا اور تکلیف دیتا تھا۔

حضرت سلیمانؑ وہ نبی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے تصور کو یہود تک محدود نہیں رہنے دیا اور تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا کے تصور کو عام کر کے پیش کیا جس طرح کہ ہم (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) پڑھتے ہیں۔ اگر آپ سلاطین نمبر ا باب ۸ کا مطالعہ کریں (جس کو انگریزی میں Kings-1 کہا جاتا ہے یعنی سلاطین) تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حضرت سلیمانؑ نے جب ہیکل سلیمانیؑ تعمیر فرمایا اور اس کی تکمیل کی آخری تقریبات ہو رہی تھیں اور جشن منایا جا رہا تھا تو اس وقت آپ نے ایک عظیم الشان تقریر ہیکل سلیمانی کے مقاصد کے اوپر کی اور وہ تقریر اپنے مضمون کے لحاظ سے اس سے ملتی جلتی ہے جو خانہ کعبہ کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر یعنی ان کی دعائیں بہت جامع مانع ہیں اور اس سلسلے میں آپ کے ملفوظات بہت جامع مانع ہیں لیکن حضرت سلیمانؑ کی اس تقریر میں اس کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ یہود کے ایک نبی کے لئے کیسی عجیب بات ہے کہ وہ وہاں اعلان کر رہے ہیں کہ اے خدا! یہ ہیکل سلیمانیؑ صرف یہود کے لئے محدود نہ رہے۔ اے خدا! اس ہیکل میں جو دعائیں مانگی جائیں وہ اس صورت میں بھی قبول فرما کہ یہود وہ دعائیں مانگ رہے ہوں اسرائیلی وہ دعائیں مانگ رہے ہوں اور اس صورت میں بھی قبول فرما کہ دنیا کے دور کے کناروں سے آنے والے وہ لوگ جن کا ہمارے مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے وہ بھی یہاں آ کر دعائیں مانگیں تو تو ان کو بھی قبول فرما لے۔ حضرت سلیمانؑ یہ کہتے ہیں کہ

وہ خدا جو اسرائیل کا خدا ہے
وہی کل عالم کا خدا ہے۔

گویا وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہی خدا ہے جو صرف اس عالم کا نہیں بلکہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ دیکھیں سورہ فاتحہ کے مضمون کا ایک حصہ سلیمانؑ کو بھی عطا ہوا۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) کا گویا یہ ترجمہ ہے۔ کہتے ہیں تمام جہانوں کا وہ رب ہے۔ وہ یہود کے لئے کس طرح محدود ہو جائے گا۔ پس وہ خدا سے دعائیں کرتے چلے جا رہے ہیں اور سارے یہود، بڑے بڑے بزرگ، نیک بد، چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہوئے ہوتے تھے اور سارے ان کے ساتھ آمین کہتے تھے اس دعا میں شامل تھے کہ اے خدا تو اس گھر کو عام کر دے۔ اس کے فیض کو عام کر دے۔ سارے بنی نوع انسان جو بھی یہاں حاضر ہوں وہ تیری رحمتوں کا فیض پائیں اور واپس جا کر اپنی اپنی قوموں میں اعلان کریں کہ ہم نے ایک ایسے خدا کے گھر کا پتہ پایا ہے جس کا فیض ساری دنیا پر عام ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے تو یہ حضرت سلیمانؑ کی پیاری باتیں تھیں جو یہودی علماء کو تکلیف دیتی تھیں۔ وہ متعصب علماء جنہوں نے خدا کو اپنے گھر کی ملکیت بنا لیا تھا وہ سمجھتے تھے کہ نیکی سوائے اسرائیل کے باہر ہو ہی نہیں سکتی وہ کس طرح حضرت سلیمانؑ کو برداشت کرتے۔

پھر حضرت سلیمانؑ کی ایک اور چیز جو یہود کو تکلیف دیتی تھی وہ بھی انصاف کا ایک اور پہلو ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے بہت عظیم الشان تعمیرات کرائیں۔ آپ کو علم ہے کہ آپ کے متعلق (کلام الٰہی) میں آتا ہے کہ آپ کو خدا نے ہواؤں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی اور سفر جو آپ سے پہلے ایک مہینے کی مشقت سے کیا جاتا تھا وہ صبح اور شام میں طے ہو جایا کرتا تھا تو حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علم عطا کیا، بہت ہی عظیم الشان ایجادات کی توفیق بخشی اور بہت سی اصلاحات کی توفیق بخشی۔ اس ضمن میں قوم کی تعمیر کا جو پروگرام تھا اس میں آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ ساری آبادی جو بالغ مرد ہیں جن میں کام کرنے کی طاقت ہے وہ بلا امتیاز اپنے وقت کا تیسرا حصہ الٰہی کاموں یا قومی کاموں پر خرچ کرے گویا کہ ایک قسم کا قومی وقف کا اعلان تھا اور تیسرا حصہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو روایت یا رسم ہمارے ہاں چلی آتی ہے کہ تیسرے حصے سے زیادہ خدا کو نہیں دینا یعنی خدا خود پسند نہیں فرماتا کہ تم اپنے بال بچوں کا حق مار لو بلکہ یہ اجازت دیتا ہے کہ تیسرے حصے تک اپنے مال کو خدا کی راہ میں قربان کرو تو یہ رسم کوئی نئی نہیں، بہت پرانی چلی آ رہی ہے۔ حضرت سلیمانؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت کی بات سمجھائی کہ اس طرح خدمتیں لو کہ جن لوگوں کو خدمت پر مقرر کرو ان کے وقت کے تین حصوں میں سے دو حصے ان کے ہوں گے اور ایک حصہ قوم کا ہو گا۔ حضرت سلیمانؑ سے پہلے یہ رواج تھا کہ یہود کو اس خدمت سے مستثنیٰ سمجھا جاتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے ہم حاکم قوم ہیں۔ جس طرح ڈچ یہاں حکومت کرتے تھے تو خود ویسے محنت کے کام نہیں کرتے تھے جیسے آپ لوگوں سے لیتے تھے یا افریقہ کے ان لوگوں سے لیتے تھے جن کو وہ پکڑ کر یہاں لائے تھے۔ وہ آپ بادشاہ بن کر پھرتے تھے۔ انگریز یہی سلوک ہندوستانیوں سے کیا کرتے تھے، افریقنوں سے کیا کرتے تھے تو ابتداء یہی رواج چلا آ رہا تھا کہ یہود چونکہ ایک فاتح قوم ہے اس لئے یہود خود محنت کے کام نہیں کریں گے اور جو قومیں مغلوب ہو چکی ہیں صرف ان سے ان کے وقت کا 1/3 حصہ لیا جائے گا لیکن حضرت سلیمانؑ کا عظیم الشان انصاف ہے کہ آپ نے پہلی مرتبہ اس قانون کو تبدیل کیا اور کہا کہ یہود بھی اسی طرح وقت پیش کریں گے جس طرح غیر قومیں پیش کریں گی اور اس ملک میں اپنے اور غیر کا کوئی فرق نہیں رہے گا۔ انصاف چلے گا اور کامل انصاف چلے گا۔ کتنا عظیم الشان نبی تھا۔ کیسے انقلابی فیصلے کرنے والا تھا۔

حضرت سلیمانؑ کی اس ایک دعا پر ہی آپ غور کر کے دیکھ لیں آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ موحد ہی نہیں بلکہ ایک بہت پائے کے عارف باللہ موحد تھے۔ آپ کو شرک سے دور کا بھی علاقہ نہیں تھا۔ آپ احسان فراموش نہیں تھے بلکہ احسان کو بے انتہا محسوس کرنے والے تھے اور خود لوگوں کے محسن تھے اور اس کے باوجود عجز اتنا تھا کہ سمجھتے تھے کہ میں احسان کا حق ادا نہیں کر سکا اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ پوچھتے تھے کہ مجھے شکریہ ادا کرنے کی راہیں سکھلا۔

پس آج کے اس خطبہ میں چونکہ دیر ہو چکی ہے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور آئندہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) باقی دعاؤں کا تذکرہ جس ملک میں بھی وہ خطبہ ہو گا وہاں سے پیش کروں گا۔

آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ (امام جماعت) کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں۔ یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور (ایک قوم) بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر امام جماعت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہو گا۔ ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہو گا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ (کلام الٰہی) کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے اور (کلام الٰہی) کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔

آپ کے ہاں سرینام میں مجھے تربیت کے لحاظ سے بہت سے خطرات دکھائی دیئے ہیں۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں افریقن مزاج جو ناچ گانے اور کھلے معاشقے اور شراب نوشی کا مزاج ہے، کثرت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور یہ معاشرہ غالب آ رہا ہے۔ یہاں بے پردگی صرف بے پردگی نہیں بلکہ اس سے زیادہ بے حیائی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ یہاں فیشن ایسے ہیں جو کھلم کھلا عورت کی ایسی نمائش کرنے والے ہیں جن سے انسان کی طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے اور طبیعت میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پر رہتے ہوئے احمدی ماں باپ کو اپنی بچیوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اپنی نوجوان نسلوں کی فکر کرنی چاہئے اور ایسے آزاد معاشرے میں جب تک شروع سے ان کی صحیح تربیت نہیں کریں گے اس وقت تک ان کے اخلاق کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ کچھ دیر تک یہ آپ کے بچے رہیں گے پھر یہ معاشرے کے بچے بن جائیں گے۔ پھر یہ اس قوم کے بچے ہو جائیں گے۔ آپ کا سرمایہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ جب کہ یہ وہ دولت

باقی صفحہ 6 پر

## ایک اچھی بات

انسان کی نیت سے اس کے اعمال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

# حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب ایک اعلیٰ پایہ کے مقرر- مصنف اور مناظر تھے- آپ کا بہت بڑا اعزاز یہ تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو خالد کا خطاب عطا فرمایا تھا- جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم اور مناظر ہونے کی وجہ سے میری ان سے واقفیت قادیان ہی میں تھی لیکن قیام پاکستان کے بعد یہ واقفیت ایک گہری رفاقت میں تبدیل ہو گئی- جو حضرت مولانا صاحب کی زندگی بھر قائم رہی-

ربوہ کی آبادکاری کے ابتدائی ایام میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک قریبی گاؤں احمد نگر میں جاری کیا گیا- حضرت مولانا صاحب اسی دینی درسگاہ کے پرنسپل تھے اور احمد نگر میں رہائش رکھتے تھے- خاکسار ان دنوں تفسیر (-) انگریزی کے دفتر لاہور میں کام کرتا تھا- یہ دفتر 8- ٹمپل روڈ لاہور کی ایک کوٹھی میں واقع تھا- جس کے ایک حصہ میں میری رہائش بھی تھی- حضرت مولانا صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے اس دفتر میں ضرور آتے اور آپ سے ملاقات ہوتی- انہیں ایام میں ہم دونوں نے اشاعت کتب کا ایک پروگرام بنایا اور اس کے لئے ادارہ علمیہ احمد نگر ربوہ قائم کیا- کچھ عرصہ کے بعد حضرت مولانا صاحب نے اپنی رہائش دار الرحمت وسطی ربوہ میں اختیار کر لی- اور اس طرح ہم ایک دوسرے سے اور قریب ہو گئے- ربوہ میں حضرت مولانا صاحب مجلس انصار اللہ کے قائد اصلاح و ارشاد تھے اور مجھے نائب قائد مقرر کیا گیا- بعد ازاں حضرت مولانا صاحب کو اس مجلس کا صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا-

ان ایام میں مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات میں حضرت مولانا صاحب کے ہمراہ شرکت کا موقعہ بھی ملا- ان سفروں میں امیر قافلہ آپ ہی ہوتے تھے- آپ ایک بہترین ہم سفر- خوش خلق اور اپنے ساتھیوں کا بہت زیادہ احساس رکھنے والے بزرگ تھے-

1975ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشاد کے ماتحت ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں میں تربیتی اجتماعات کا پروگرام بنایا گیا- ان اجتماعات میں شمولیت کے لئے حضرت صاحب کی منظوری سے حضرت مولانا صاحب- چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل مال تحریک جدید اور خاکسار (ملک محمد عبداللہ) کو منتخب کیا گیا- ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے امیر محترم چوہدری محمد اسلم صاحب بھی وفد میں شامل تھے- جنہوں نے سارے ضلع کی احمدی جماعتوں کے ان تربیتی اجتماعات کا انتظام کیا تھا- مجلس انصار اللہ کی گاڑی ہمیں میسر تھی اس کے ڈرائیور سید افضال شاہ صاحب تھے- شاہ صاحب بڑے ماہر ڈرائیور تھے- بڑے کم گو اور شرمیلے ہیں- جب بھی کھانے کا وقت ہوتا یہ سب سے آخر میں بیٹھ جاتے- حضرت مولانا صاحب اپنے ساتھیوں کو زیر نظر رکھتے تھے- آپ نے دیکھا کہ شاہ صاحب سب سے آخر میں دوسروں سے چھپ کر بیٹھے ہیں تو آپ نے بلند آواز میں آپ کو پکار کر کہا کہ شاہ صاحب ادھر آئیں اور انہیں اپنے سامنے کی کرسی پر بٹھایا- کھانے کے بعد آپ نے فرمایا شاہ صاحب آپ کی جگہ میں نے متعین کر دی ہے- آئندہ اسی جگہ پر بیٹھیں گے- دراصل شاہ صاحب اپنے فطرتی حجاب کی وجہ سے حضرت مولانا صاحب جیسے بلند پایہ مربی اور عالم کے قریب بیٹھنے سے گھبراتے تھے- حضرت مولانا صاحب نے اس احساس کمتری کو دور فرما دیا-

جامعہ احمدیہ سے ریٹائر ہونے کے بعد حضرت مولانا صاحب کو تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرار دینیات لگا دیا گیا- کالج میں دینیات کے دو لیکچرار ہوتے تھے- ایک پوسٹ پر خاکسار پہلے سے متعین تھا- اس طرح قدرت نے ہمیں کالج میں اکٹھا کر دیا- رہائش پہلے ہی ایک محلہ میں آمنے سامنے تھی- اب کالج میں بھی بطور لیکچرار ایک جا ہو گئے اس طرح ہماری رفاقت اور بھی مضبوط ہو گئی- جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا صاحب اپنے رفقاء کا بہت خیال رکھتے تھے اور ان کے کام کی دل کھول کر تعریف بھی کرتے تھے- ضلع سیالکوٹ کے تربیتی دورہ کے بعد انصار اللہ کی ایک میٹنگ میں جو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت ہو رہی تھی- آپ نے اس تربیتی دورہ میں خاکسار کے کام اور تقاریر کی اچھی خاصی تعریف کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ملک عبداللہ صاحب اس میٹنگ میں موجود ہیں ان کی موجودگی میں یہ تعریف ذرا مشکل ہے لیکن حقیقت حال بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں-

اسی طرح 1976ء میں حضرت مولانا صاحب کچھ عرصہ کے لئے بیرون پاکستان تشریف لے گئے تو ان کی جگہ قائد اصلاح و ارشاد مجھے مقرر کیا گیا- کئی ماہ کے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب تھا اس موقع پر تمام قائدین کو اپنی سالانہ رپورٹ تحریری طور پر دینی ہوتی ہے- میں نے بھی یہ سالانہ رپورٹ تیار کر لی- حضرت مولوی صاحب نے اس سالانہ رپورٹ کے متعلق مجھے فرمایا تو میں نے عرض کی کہ رپورٹ تیار ہے- چنانچہ میں دوسرے دن رپورٹ لے کر آپ کے مکان پر حاضر ہوا- آپ نے رپورٹ ملاحظہ فرما کر خوشنودی کا اظہار کیا اور اس پر بطور قائد کے دستخط بھی کر دیئے اور فرمایا کہ یہ رپورٹ یہیں رہنے دیں- میں خود ہی اسے دفتر انصار اللہ میں دے دوں گا- ان دنوں سالانہ اجتماع قریب تھا اس لئے دفتر رات نو بجے تک کھلا رہتا تھا- مغرب کے وقت میں دفتر گیا تو مجھے قائد صاحب عمومی نے کہا کہ ملک صاحب دوسرے کمرے میں قائدین کی رپورٹیں میز پر بکھری پڑی ہیں انہیں ذرا ترتیب دے کر رکھ دیں- میں جب رپورٹوں کو ترتیب دینے لگا تو دیکھا کہ ہماری رپورٹ بھی موجود ہے لیکن حضرت مولانا صاحب نے آخر میں مزید چند سطریں تحریر فرمائی ہیں- آپ نے لکھا تھا کہ میں گزشتہ کئی ماہ سے باہر رہا ہوں- میری غیر حاضری میں ملک محمد عبداللہ صاحب قائد تھے یہ کارکردگی انہیں کی ہے- جو اللہ چاہے بہت اچھا کام کیا ہے- اپنی تعریف پڑھ کر مجھے شرمندگی بھی ہوئی اور حضرت مولانا صاحب کی وسعت قلبی اور اخلاق کی بلندی کا احساس بھی ہوا- دراصل انہیں سطور کی ایزادی کے لئے آپ نے فرمایا تھا کہ وہ خود یہ رپورٹ دفتر میں دے دیں گے- اللہ اللہ کیسے قدر دان لوگ تھے- اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے-

(مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے یہ مضمون لیا گیا ہے)

---

حضرت مفتی محمد صادق صاحب    الفضل 30 اکتوبر 1952ء

# یادِ رفتگان

کچھ دن ہوئے میرے ایک دوست چوہدری بدر الدین صاحب رفیق (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی اہلیہ محترمہ اچانک حرکت قلب بند ہو کر وفات پا گئیں- ہم اللہ ہی کے لئے ہیں.... چوہدری صاحب (وفات یافتہ) سلسلہ عالیہ کے پرانے خادم اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور "خاندان" کے عاشق صادق تھے- جو کہ سات سال ہوئے- انتقال فرما کر بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ رفقاء میں آرام کی نیند سو رہے ہیں- میں تقریباً چالیس سال سے اُس خاندان کو جانتا ہوں اور تعلقات ہیں-

ان کی قادیان شریف میں مستقل طور پر رہائش کی غرض سے آمد میرے ہی ذریعہ سے ہوئی تھی- حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے زمانہ میں غالباً 1911ء میں جبکہ میں انہیں ان کے سابقہ گاؤں واقعہ ضلع جالندھر سے ساتھ لایا تھا- تب سے میرے ساتھ ان کے تعلقات چلے آ رہے ہیں- چوہدری صاحب خدمات سلسلہ میں اکثر باہر ہی رہے اور ان کی یہ اہلیہ محترمہ قادیان میں بچوں کی پرورش تعلیم و تربیت کرنے کے علاوہ اکثر وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیار میں گزارتیں- اور زیادہ تر حضرت اماں جان کے پاس بیٹھ کر فیض یاب ہوتیں- عبادات کی پابند- درس و تدریس میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں- فجر سے قبل کی عبادت کرنے والی اور بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں- دینی تحریکوں میں حسب توفیق بڑھ کر حصہ لیتیں اور اپنی اولاد کو پیش پیش کرنے کی کوشش کرتیں- چنانچہ لندن بیت الفضل چندے کی تحریک میں اپنے زیور خود جا کر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں پیش کر دئے تھے- لجنہ اماء اللہ میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں آپ موصیہ تھیں اور وفات پر کافی زیاہ ادائیگی ثابت ہوئی- نہایت درجہ سادہ مزاج تھیں اور سادہ لباس میں رہتی تھیں- اور اقارب اور ملنے والوں کو سادگی کی تلقین کرتیں- آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ہی احمدیت قبول کر لی تھی اور تحریری بیعت کی تھی- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھا نہیں تھا- غالباً اس کی وجہ وہ پابندیاں تھیں جو اس زمانے میں راجپوت برادری میں عورتوں پر عائد تھیں- اور عورتوں کا گھر سے نکلنا سخت معیوب بلکہ گناہ سمجھا جاتا تھا- (عجیب بات ہے کہ یہ میاں بیوی ہی اپنے گھرانے سے احمدی ہوئے اور دونوں نے سارے خاندان میں لمبی عمریں پائیں)

حضرت صاحب کے جملہ خاندان کے ساتھ انہیں بے حد محبت اور عقیدت تھی- حضرت اماں جان کے ساتھ تو خاص تعلق تھا- ان کی وفات پر انہیں سخت صدمہ پہنچا- میرے ہاں اکثر آیا کرتیں- جب بھی ربوہ آتیں ضرور آتیں- اور کوئی نہ کوئی تحفہ لے آتیں- بڑی نیک' شیریں کلام اور صالحہ خاتون تھیں دعا کے لئے بار بار کہتیں اور دعائیں دیتی چلی جاتیں-

گھریلو انتظام سارے کے سارے خود ہی کرتیں- بچوں کی پرورش تعلیم و تربیت انہی کی کوششوں سے ہوئی- بلکہ زندگی میں ایک دو یتیم لڑکیوں کو بھی پالا اور گھربار والا بنایا- اپنے خاوند وفات یافتہ کو کلی طور پر گھریلو معاملات سے فارغ رکھا ہوا تھا- تاکہ خدمت دین میں ہمہ تن مصروف ہو سکیں اور یکسوئی سے کام کریں

آخر میں دعا کرتا ہوں اور سب دوستوں سے دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ان کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے خاص مقربین کا قرب عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو صبر و رضا کی توفیق دے اپنے وفات یافتہ والدین کے لئے بہترین دعائیں کرنے والے بنائے- باعمل ہوں اور ان کی روحوں کے لئے موجب راحت ہوں- آمین

نوٹ ان کے خاوند وفات یافتہ کے لئے بھی دوست دعا کریں-

خلافت لائبریری ربوہ



قرار داد تعزیت

الفضل 24- دسمبر 1952ء

# حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے جو قرار داد تعزیت منظور کی وہ 24- دسمبر 1952ء کے الفضل میں درج ہے- اس قرار داد کا متن درج ذیل ہے-

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات کے بعد آج مورخہ 20- دسمبر کو پہلے دن مدرسہ کھلا- تمام اساتذہ و طلباء کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سب دوست یہ محسوس کر رہے ہیں کہ آج ہم میں ایک خلاء ہے جو پر نہیں ہو سکتا- چنانچہ تلاوت کے بعد مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب نے ایک رقت آمیز تقریر میں اساتذہ اور طلباء کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب کے محاسن بیان کئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ کو جنت میں جگہ دے کر اعلیٰ مقامات پر سرفراز فرمائے- آمین-

اس موقعہ پر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی- اے- نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن اساتذہ اور طلباء کی طرف سے پیش کیا- اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے اس کی تائید کی اور سب حاضرین نے باتفاق رائے اسے منظور کیا-

جملہ اساتذہ اور طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ اجتماع اپنے نہایت ہی خلیق متدین اور محبوب ہیڈ ماسٹر حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی بے وقت اور ناگہانی وفات پر انتہائی درد اور قلق کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور حضرت شاہ صاحب کے پس ماندگان بالخصوص شاہ صاحب کے برادران و دیگر لواحقین آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کے بچوں کا خود کفیل ہو- اور ان کو صبر جمیل اور شکر سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماوے- آمین-

یہ اجتماع اس امر کو محسوس کرتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب سلسلہ کے اس ادارے کی خدمت کرتے ہوئے (فوت ہوئے) اور شاہ صاحب کے اخلاق اور حسن سلوک کی وجہ سے انتہائی عقیدت اور محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب (وفات یافتہ) کی اس قربانی کو قبول فرما کر انہیں ان کی مخلصانہ خدمات کا بہتر سے بہتر اجر دے- اور انہیں اپنے فضل سے نوازے اور اپنے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے- آمین-

شکریہ احباب

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر آپ کے بھائی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد) کی طرف سے 24- دسمبر 1952ء کے الفضل کے شمارے میں اظہار تعزیت کے لئے شکریہ احباب کا درج ذیل نوٹ شائع ہوا-

"میرے پیارے بھائی سید محمود اللہ شاہ کی اس اندوہناک وفات کے موقعہ پر احباب نے خواہ وہ ربوہ میں رہنے والے ہوں یا ربوہ سے باہر- خطوط اور تاروں کے ذریعے جس درد اور ہمدردی کا اظہار مجھ سے اور میرے عزیزوں سے کیا ہے میں اس کے لئے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں- خطوط اور تاروں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے گویا کہ ان کے اپنے خاندان کا ایک عزیز ترین فرد ان سے جدا ہو گیا ہے- اس وقت تک جتنے خطوط اور تاریں آئی ہیں ان کی تعداد 109 تک ہو گئی ہے اور ابھی تک کافی ڈاک پڑی ہے جو بوجہ جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروفیت کھولی نہیں گئی گھر جا کر اسے کھولوں گا- میرا دل چاہتا ہے کہ ہر ایک دوست کو اسی لب و لہجہ میں جواب دوں جس لب و لہجہ میں انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا لیکن جوں جوں جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے مجھے یہ خواہش پوری ہوتی نظر نہیں آ رہی- بعض دوستوں کو میں جواب بھیج رہا ہوں جو دو تین دن سے لکھے ہوئے تھے- اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے-

میں کل ہی اپنے دوست مرزا عبد الحق صاحب سے کہہ رہا تھا کہ احمدیت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے طفیل ایک وسیع برادری قائم ہے میں اس موقعہ پر اپنے احباب سے اتنا عرض کروں گا کہ ایک عربی شاعر کہتا ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے- اور اس کے عزیز و اقارب اس کے ارد گرد کھڑے ہنس رہے ہوتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ خاندان میں ایک اور بچہ پیدا ہوا- شاعر کہتا ہے کہ اے نئے انسان تو دنیا میں ایسے طور سے اپنی زندگی بسر کرنا کہ جب تو یہاں سے جائے تو لوگ رو رہے ہوں اور تو خوش ہو رہا ہو- یہ سعادت صرف اسی صورت میں نصیب ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کا ہو کر بنی نوع انسان کی تمام ہمدردی اور اخلاص و محبت سے خدا تعالیٰ کے لئے خدمت کرے- اللہ تعالیٰ ہمیں اس سعادت کو حاصل کرنے کی سبھی کو توفیق دے- جو میرے پیارے بھائی کے نصیب ہوئی ہے- آمین- بالآخر میں اپنے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں جیسا کہ میں اپنا بھی فرض سمجھتا ہوں اور تمام احباب کے لئے بالالتزام دعا کی توفیق پاتا ہوں- اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ جب احباب جلسہ پر آئیں تو ان تمام دوستوں سے مل کر ان کا شکریہ ادا کروں-

(زین العابدین ولی اللہ شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین عبید اللہ

از الفضل 16- اکتوبر 1952ء

# ماریشس کی تاریخ اور حالات

**ماریشس کی مختصر تاریخ** یہ جزیرہ بحر ہند میں جنوب مغرب کی طرف مڈغاسکر کے مشرق میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے- اس جزیرہ کا رقبہ گیارہ سو مربع میل یا چار لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ ہے- اس کے قریب ایک اور چھوٹا سا جزیرہ ریوئین ہے جو آجکل فرانسیسی حکومت میں ہے- کہا جاتا ہے کہ ایک زمانہ میں ماریشس اور ریوئمین ایک ہی جزیرہ تھے- بعد میں آتش فشانی کی وجہ سے زمین پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی اور درمیان میں ایک وسیع سمندر حائل ہو گیا- بعینہ اسی طرح جس طرح جغرافیہ دانوں کے نزدیک انگلستان اور سر زمین یورپ ابتدا میں آپس میں ملحق تھے- مگر بعد میں انگلستان ایک علیحدہ جزیرہ بن گیا-

شروع میں ماریشس ایک غیر آباد جزیرہ تھا- معتبر مورخین کے نزدیک اس جزیرہ کو سب سے پہلے عربوں نے دریافت کیا- مگر اس کو ویران پا کر- اس کی طرف توجہ نہ کی- ایک انگریز مصنف اپنی کتاب

A school history of Mauritius

میں لکھتے ہیں کہ ساتویں صدی میں عربوں نے بحر ہند کے کثرت سے سفر کئے اور مڈغاسکر اور ماریشس کا انکشاف کیا اور مڈغاسکر کا نام "قمری" اور ماریشس کا نام "اروبی" رکھا- ادریسی جو مشہور عرب جغرافیہ دان ہے نے 1153ھ میں اس جزیرہ کا ذکر اپنے نقشہ میں کیا ہے- یورپین لوگوں کو اس جزیرہ کا علم سولہویں صدی میں ہوا 1507ء میں ایک ڈچ جہاز ران نے اس جزیرہ کو دیکھا- اور 1598ء میں ڈچ حکومت نے اس پر قبضہ کر لیا- مگر اس سے چنداں فائدہ نہ پانے کی وجہ سے چھوڑ دیا- اس کے بعد بحری قزاقوں نے ماریشس کو اپنا اڈہ بنا لیا- اور یہ لوگ جزیرہ ریوئین کو اس قدر نقصان پہنچانے لگے کہ فرانسیسی حکومت کو اس پر قبضہ کرنا پڑا- چنانچہ 1715ء میں فرانسیسی حکومت نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا- 1745ء میں انگریز اور فرانسیسی حکومت میں جنگ شروع ہو گئی اور چونکہ ابھی نہر سویز نہیں کھودی گئی تھی اور جنوبی افریقہ کی طرف سے ہو کر انگلستان اور ہندوستان جہاز آیا جایا کرتے تھے اور ماریشس درمیان میں ایک اہم مستقر کی حیثیت رکھتا تھا- انگریزی بیڑا کا یہی رستہ تھا- اس لئے بحری قزاق انگریزی بیڑے کو نقصان پہنچاتے اور ماریشس میں فرانسیسی حکومت میں پناہ لیتے اور یہ حکومت ان کی مدد کرتی- اس بات کے انسداد کے لئے انگریزوں کو اس جزیرہ پر قبضہ کرنا پڑا- چنانچہ 1810ء میں انگریزوں نے حملہ کر کے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا- اور اس وقت سے آزادی تک یہ جزیرہ انگریزی حکومت کے ماتحت رہا- 1864ء سے پہلے یعنی نہر سویز کے نکلنے سے پہلے جو اہمیت ماریشس کو مستقر ہونے کی وجہ سے حاصل تھی اب وہ جاتی رہی ہے-

ماریشس 19 اضلاع میں منقسم ہے- اس میں چھوٹے چھوٹے سرسبز پہاڑ اور ندیاں کثرت سے ہیں یہاں کا سب سے اونچا پہاڑ دو ہزار سات سو گیارہ فٹ بلند ہے اور سب سے لمبی ندی ساڑھے چوبیس میل ہے- اس جزیرہ کے بعض قدرتی مناظر نہایت دلکش ہیں- یہاں عام طور پر نہ سخت گرمی ہوتی ہے اور نہ سخت سردی ہوتی ہے- کثرت باراں کی وجہ سے یہ جزیرہ زرخیز ہے اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے اس کی خوبصورتی سرسبزی اور شادابی کی وجہ سے اس کو the gem of Indian ocean یعنی بحر ہند کا موتی کہا جاتا ہے- یہاں پر ایک مشہور باغ ہے جو دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے- اس باغ کی مشہوری کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں بہت زیادہ اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں- ماریشس کی زیادہ مشہوری کی وجہ یہاں کا گنا ہے یہاں پر قریباً سارے جزیرہ میں گنا ہی گنا بویا جاتا ہے- یہاں کے گنے کے درخت کی لمبائی پندرہ سولہ فٹ ہوتی ہے- فصلوں کے اندر چھوٹی ریلیں بنی ہوئی ہیں اور چھوٹی مال گاڑی گنا کارخانوں تک پہنچاتی ہے- ماریشس میں 19 چینی کے کارخانے ہیں جن میں ہزاروں ٹن چینی تیار ہو کر باہر جاتی ہے- یہاں پر بازاروں وغیرہ میں گنے بالکل فروخت نہیں کئے جاتے- اور نہ ہی زیادہ گنا کھانے کا رواج ہے-

**باشندے** ماریشس میں ہندوستان- فرانس- افریقہ اور ہندوستان کے لوگ آ کر آباد ہوتے ہیں- زیادہ تر ہندوستانی نسل ہے- کیونکہ یہاں پر زراعت کے لئے ابتداء میں ہزاروں ہندوستانی مزدوروں کو لایا گیا تھا زیادہ تر ہندوستانی مالابار- مدراس- بنگال- بہار اور سورت کے ہیں- اسی وجہ سے باوجود چھوٹا سا ملک ہونے کے کئی زبانیں یہاں پر بولی جاتی ہیں- چینی لوگ بھی تجارت کی غرض سے کثرت سے جزیرہ میں آباد ہیں-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# جوہری تجربات

شائد آپ کو معلوم ہو کہ اس وقت پانچ ممالک ایسے ہیں جن کے پاس جوہری اسلحہ موجود ہے۔ اور وہ اس جوہری اسلحہ کو مزید بہتر بنانے کے لئے جوہری دھماکے کرتے رہتے ہیں۔ ان پانچ کے علاوہ باقی کسی ملک کو جوہری اسلحہ بنانے کی اہلیت حاصل کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک معاہدہ بھی ہے جس پر بعض ملکوں نے دستخط کئے ہیں اور بعض دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پاکستان سے بھی بار بار کہا گیا ہے کہ وہ اس معاہدے پر دستخط کر دے جس کا مطلب جوہری اسلحہ کا عدم پھیلاؤ ہے۔ لیکن پاکستان کو جائز طور پر اصرار ہے کہ اگر اس کا قریبی ملک بھارت اس معاہدے پر دستخط کر دے تو پاکستان بھی دستخط کر دے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ بھارت تو دستخط نہ کرے اور جوہری اسلحہ کے سلسلے میں اپنے پروگرام جاری رکھے اور پاکستان پر جو واحد ایسا ملک ہے جسے بھارت سے خطرہ ہے اس کی اجازت نہ دی جائے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ گزشتہ دنوں فرانس نے ایک جوہری دھماکہ کیا تھا اگرچہ اس دھماکہ سے پہلے عالمی برادری نے اسے منع کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن فرانس نے کسی کی نہیں مانی۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سب سے پہلا جوہری تجربہ امریکہ نے 1945ء میں کیا تھا اور 1945ء اور 1952ء کے درمیان اندازاً دو ہزار جوہری تجربے کئے گئے ہیں اور یہ تجربے دنیا میں مختلف پھیلے ہوئے ان پانچ ملکوں نے کئے جنہیں جوہری طاقت حاصل ہے۔ امریکہ نے 954 تجربے کئے۔ یو۔ ایس۔ ایس۔ آر۔ سوویٹ یونین نے 930 تجربے کئے۔ فرانس نے 194 تجربے کئے اور چین نے 39 تجربے کئے۔ فرانس اور چین نے تجربے جاری رکھے اگرچہ حال ہی میں اپنے تجربے کو آخری تجربہ کہہ کر فرانس نے یہ تجربے بند کر دئے ہیں جبکہ باقی جوہری طاقتوں نے ان جوہری تجربات پر اپنی ذات میں پابندی لگا رکھی ہے۔ بھلا یہ تجربے کئے کیوں جاتے ہیں۔ عام آدمی کے علم سے یہ بات باہر ہے کہ تجربے کے اصل اغراض کیا ہوتی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ جوہری تجربے اس لئے کئے جاتے ہیں کہ اعداد و شمار اکٹھے کر لئے جائیں اور کوئی نیا جوہری اسلحہ تیار کیا جا سکے۔ یا پرانے جوہری اسلحوں کو بہتر بنایا جا سکے۔ آسان الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ کوئی ملک اس وقت جوہری تجربہ کرتا ہے جب وہ اس بات کے متعلق سنجیدہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے جوہری اسلحے کی اہلیت کو بہتر بنائے۔ اگرچہ فرانس اس بات کا تو انکار کرتا ہے کہ وہ کوئی نیا جوہری اسلحہ بنانا چاہتا ہے لیکن حال ہی میں اس نے کم از کم آٹھ تجربے کئے ہیں۔ اس سے پہلے ایک نئی قسم کا اسلحہ بنانے کے لئے اس نے تیرہ تجربے کئے تھے۔ اگرچہ اسلحہ بنانے کے لئے یہی تجربات ضروری نہیں ہیں۔ بعض اور طریق بھی ہیں جن سے جوہری اسلحہ کو بہتر بنانے کی اہلیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ کئی تجربے ایسے ہیں جن سے کسی اسلحہ کی طاقت معلوم کی جانا مقصود ہوتی ہے۔ بہرحال جوہری تجربے زیادہ تر اسلحہ کو بہتر بنانے کے لئے کئے جاتے ہیں آخر تحقیق تو شب و روز جاری ہے اور کسی بات کو آخری نقطہ نہیں کہا جا سکتا۔

○○○

# سربوں کی طرف سے ڈیٹن معاہدے کی مخالفت

کروشیا کی ایسٹرن سلووینیا ریجن میں مقیم ڈیڑھ لاکھ سربوں نے ایک مہم شروع کی ہے جس کا مقصد ڈیٹن امن معاہدے پر عمل در آمد میں رکاوٹیں ڈالنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ڈیٹن معاہدے پر عمل در آمد کرتے ہوئے اس علاقے کا اقتدار چھوڑ دیں۔

امریکی جریدے سے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سرب حکام نے کھلم کھلا کہہ دیا ہے کہ وہ اس علاقے کا کنٹرول کروشیا کو دینے کی مخالفت کریں گے۔ انہوں نے 30 ہزار سربوں کو ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے پیغامات بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ لوگ کروشیا کے مختلف حصوں میں آباد تھے ان کو وہاں سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑا اور اب وہ سربیا میں آباد ہیں۔ ان کو یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ ایسٹرن سلووینیا میں آکر آباد ہو جائیں۔

ڈیٹین معاہدے کی مخالفت کرتے ہوئے اس علاقے میں موجود سربوں نے کروشیا کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دینے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ بات بتا رہی ہے کہ وہی باتیں دوبارہ کی جا رہی ہیں جو 1991ء میں کروشیا کے اعلان آزادی کے بعد کی گئی تھیں جس کا نتیجہ 4 سالہ طویل جنگ کی صورت میں بر آمد ہوا۔ اور ان باتوں سے سابق یوگوسلاویہ کے علاقے میں پائیدار امن کے قیام کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ جب امریکہ کے سفیر مقیم کروشیا مسٹر پیٹر گالبرتھ گزشتہ دنوں ایسٹرن سلووینیا کے علاقے میں آئے اور یہاں آباد سربوں سے ملاقات کی تو جب انہوں نے کہا کہ ہر صورت میں اس علاقے کا کنٹرول کروشیا کو واپس کیا جائے گا تو ان کی اس بات پر ان کی سخت مخالفت کی گئی اور ان پر آوازے کسے گئے۔

○○○

# شام اسرائیل بات چیت

واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ نے بتایا ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان حالیہ بات چیت کا دور اختتام پذیر ہو گیا ہے اور دونوں فریقین اس بات چیت کا نتیجہ اپنے لیڈروں کو بتانے کے لئے واپس اپنے اپنے ملک روانہ ہو گئے ہیں۔

مشرق وسطی کے بارے میں امریکی کوآرڈی نیٹر مسٹر ڈینس راس نے بتایا ہے کہ کلیدی معاملات پر بات چیت آگے بڑھی ہے اور دونوں فریقوں نے اپنا اپنا نکتہ نظر زیادہ بہتر طور پر دوسرے کو سمجھا دیا ہے۔ گفتگو کے دوران اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا اپنا نکتہ نظر پیش کیا گیا اور اب یہ باتیں اپنے اپنے لیڈروں کو بتانے کے لئے فریقین واپس چلے گئے ہیں۔

مسٹر ڈینس راس نے بتایا کہ اس دفعہ گفتگو کا مرکزی نکتہ اسرائیل کی فوجوں کی واپسی کی صورت میں امن معاہدہ کے سیکیورٹی انتظامات پر بحث رہا۔ یہ مذاکرات 24۔ جنوری کو شروع ہوئے تھے۔

مذاکرات کا یہ احیاء دسمبر میں ہوا تھا۔ اور چھ ماہ سے مذاکرات معطل تھے۔ اور مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے بڑی سخت کوششیں کی گئی تھیں تب یہ بات چیت دوبارہ شروع ہوئی۔

سابقہ بات چیت جون 1995ء میں اس وقت ٹوٹ گئی تھی جب اسرائیل کی گولان کی پہاڑیوں سے فوجوں کی واپسی کے سوال پر اختلافات شدت اختیار کر گئے تھے۔ ان پہاڑیوں پر اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں قبضہ کیا تھا۔ یہ پہاڑیاں اہم فوجی اہمیت کی حامل ہیں۔

مسٹر راس نے بتایا کہ متوقع طور پر زیر بحث مسائل میں دونوں ممالک کے نکتہ نظر میں فرق سامنے آیا۔ سات دن تک جاری رہنے والے مذاکرات میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کے اگلے ہفتے شروع ہونے والے دورہ کی فضا طے کر لی گئی۔ یہ دورہ بہت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ ان مذاکرات میں آئندہ مذاکرات کے موضوعات بھی طے کر لئے گئے۔

انہوں نے کہا کہ مذاکرات تعمیری فضا میں ہوئے۔ اور بڑی تفصیل اور گہرائی کے ساتھ مسائل پر بات چیت کی گئی۔ تاہم اصل مسئلے پر کوئی زیادہ پیش رفت سامنے نہیں آئی۔

دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر مذاکرات کے بارے میں الزمات لگائے ہیں۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ شام امن نہیں چاہتا۔ اور کسی معاہدے پر پہنچنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اس لئے وہ سیکیورٹی انتظامات پر کسی افہام و تفہیم سے کام نہیں لے رہا۔

دمشق ریڈیو نے کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر صاف طور پر اعلان کیا کہ بات چیت میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ریڈیو نے اس کا الزام اسرائیل پر عائد کیا کہ اس نے کوئی ٹھوس تجاویز پیش نہیں کیں۔ شامی ریڈیو نے کہا کہ اب بھی اسرائیل مقبوضہ علاقے سے فوجوں کی واپسی کا قطعی اعلان کرنے کو تیار نہیں ہے اسرائیل نے اپنی بات کو دوہرایا کہ فوجوں کی واپسی سے پہلے شام پہل کرے اور سفارتی و اقتصادی تعلقات کو بحال کر کے معمول کی سطح پر لے آئے۔

اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ 1991ء میں جس موقف پر دونوں ملک تھے اس میں سے دونوں نے کوئی انحراف نہیں کیا۔ دونوں اپنے اپنے موقف پر جمے ہوئے ہیں۔ اور مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔ اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں کلام الٰہی کا ذکر چلتا ہے۔ (-) اور چونکہ حضرت بانی سلسلہ کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو کلام الٰہی اور دین (-) اور حضرت بانی سلسلہ سے ان خطبات کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے گا تو پھر دنیا والے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں اور آج خدا نے آپ کو توفیق بخشی ہے کہ سرینام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ (-) امام جماعت براہ راست آج آپ سے جمعہ کے دن مخاطب ہے اور یہ جو تاریخی واقعہ ہے یہ ایک ہی دفعہ ہونا تھا اور ایک ہی دفعہ ہو چکا۔ اب یہ دہرایا نہیں جا سکتا۔ (آئمہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آئندہ بھی آئیں گے۔ تقریریں بھی کریں گے۔ خطبے بھی دیں گے مگر پہلی دفعہ پہلی دفعہ ہی رہتی ہے۔ دہرانے سے وہ دوسری پہلی مرتبہ تو نہیں ہو سکتی۔ تو آپ خوش نصیب ہیں کہ اس تاریخی موقعہ کے گواہ بن گئے ہیں۔ اس کا شکر ادا کرنا بھی تو ضروری ہے۔ پس حضرت سلیمانؑ کی طرح خدا سے دعا مانگیں اور اس بات کا شکر آپ اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اپنی اولاد کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں۔ خلاصوں پر راضی نہ

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah



ہوں۔ عام طور پر یہ رواج مربیوں' (-) میں دیکھا جاتا ہے کہ محنت سے جی چراتے ہوئے بجائے اس کے کہ وہ سارے خطبہ کا ترجمہ کرکے پیش کریں' اپنی طرف سے وہ اپنے کام کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور اردو میں ایک محاورہ ہے "ٹرخانا" تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جماعت کو بھی ٹرخادیا۔ امام جماعت کو بھی ٹرخادیا اور یہ لکھ دیا کہ ہم نے آپ کے خطبہ کا مضمون عمدگی سے پیش کر دیا۔ یہ کافی نہیں ہے۔ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے بات کرنے کا اپنا ایک طریق سکھایا ہے۔ ہر شخص خواہ وہ وہی مضمون بیان کر رہا ہو الگ اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اصل طریق یہ ہے کہ اگر آپ میں سے کسی کو اردو سمجھ نہ آئے تو مربی سلسلہ پورے خطبہ کا ترجمہ اس زبان میں کرے جو زبان آپ کو سمجھ آتی ہے اور وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر بآسانی ایسا کر سکتا ہے۔ جہاں تک انگریزی' فرنچ' جرمن کا تعلق ہے اس کا پہلے ہی انتظام ہے۔ دنیا کی بہت تھوڑی جگہیں ایسی ہیں جہاں یہ زبانیں نہ سمجھ آرہی ہوں۔ ہاں عربی کا بھی انتظام ہے۔ تو عربی' انگریزی' جرمن' فرنچ' (اردو تو ہے ہی) ان سب میں پہلے سے انتظام ہے۔ صرف وہاں مربیوں کو یا آپ کو محنت کرنی پڑے گی جہاں چند علاقوں میں یہ زبانیں نہیں سمجھی جاتیں۔ تو اس پر توجہ کریں اور اس رنگ مین آپ کا شکریہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے کہ اپنی اولادوں کو ہمیشہ سے خطبات سے جوڑ دیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ کی جماعت کو بہت ترقی دے۔ میں نے یہاں آکر دیکھا ہے کہ سرینام کی جماعت میں اللہ کے فضل سے بہت اخلاص کا مادہ ہے۔ یہاں اخلاص کی کان ہے لیکن اگر کانوں کو کھودا نہ جائے' ان سے قیمتی جواہر نکالے نہ جائیں تو کیا فائدہ؟ وہ مٹی میں ملی رہتی ہیں۔ آپ لوگوں کے اندر خدا نے اخلاص کا وہ مادہ عطا کیا ہے کہ اگر (-) مربی اور آپ کے عہدیدار اس اخلاص کی کان سے فائدہ اٹھائیں اور ان جواہر کو باہر نکالیں تو آپ کے فیض سے سارا علاقہ اللہ کے فضل کے ساتھ (-) احمدیت کے نور سے بھر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 3[illegible] تا ص 367)

بقیہ صفحہ 5

**زبانیں** ماریشس میں فرانسیسی۔ انگریزی۔ اردو۔ ہندوستانی۔ تامل۔ تلیگو۔ گجراتی۔ مرہٹی چینی وغیرہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مگر بین الاقوامی زبان کریول (Creol) ہے۔ یہ زبان فرانسیسی سے بگڑی ہوئی ہے۔ اس زبان کا جاننا ماریشس میں رہنے کے لئے ضروری ہے۔

**تناسب آبادی** اس جزیرہ کی کل آبادی ساڑھے چار لاکھ ہے سب سے زیادہ آبادی ہندوؤں کی ہے جو دو لاکھ اسی ہزار ہیں۔ دوسرے نمبر پر عیسائی جن کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ تیسرے نمبر پر مسلمان ہیں جو ستر ہزار کی تعداد میں ہیں۔ اس کے بعد چینی ہیں جو پندرہ ہزار کی تعداد میں ہیں۔

کسی زمانہ میں باوجود تعداد کی کمی کے مسلمانوں کا کاروبار اور تجارت سب سے زیادہ تھی۔ مگر اب مسلمان ہر لحاظ سے گر چکے ہیں۔ اس وقت ماریشس کی تجارت کا اکثر حصہ چینی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ماریشس میں قریباً ہر چوک میں چینی کی دوکان ہے۔

**مذہبی حالت** گو کہ اس چھوٹے سے جزیرہ میں ہر مذہب کے قریباً تمام فرقے پائے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے بھی عیسائیوں کے بھی اور مسلمانوں کے بھی۔ دوسرے مذاہب کے لوگ تو دیر سے اپنے اپنے مذاہب کو چھوڑ چکے ہیں مگر مسلمانوں کی دینی حالت کا نقشہ بھی خراب ہے۔

---

بقیہ صفحہ ۱

ایسے شخص کی حرکات کو تمہاری طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ منافقوں کی حرکتوں کو آج کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحابہؓ ایسے تھے۔ کیونکہ تاریخوں میں محفوظ چلا آتا ہے کہ صحابہؓ ایسے لوگوں سے نفرت کرتے تھے۔ پھر ان کی طرف ایسے لوگوں کی حرکات کو کیسے منسوب کیا جا سکتا ہے (-) اگر ہماری جماعت کے لوگ ایسے لوگوں سے نفرت کریں۔ ان کو ڈانٹیں اور ان کے افعال پر لعن طعن کریں۔ اور ان لوگوں کو بتائیں جو ان کا علاج کر سکتے ہیں تو یہ لوگ تھوڑے دنوں میں سیدھے ہو جائیں یا ہم سے کٹ جائیں۔ اور ان کے افعال کو کوئی شخص ہماری جماعت کی طرف منسوب نہ کر سکے۔ کیونکہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ یہ جماعت ان لوگوں سے تو خود نفرت کرتی ہے۔

پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اخلاق کو درست کرو یا درکھو کہ جو جماعت کسی اپنی طرف منسوب ہونے والے کی بدی کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ اس کا الزام ساری جماعت پر آتا ہے۔ تم اس الزام سے اسی وقت بچ سکتے ہو۔ جب تم ان کے اخلاق کو ناپسند کرو۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو اخلاق حسنہ کے اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اور جو کمزور اخلاق کے ہیں ان کی اصلاح ہو۔ اور ہماری جماعت ان کی اصلاح میں زور لگاوے۔ اگر ان کی اصلاح نہ ہوتی ہو۔ تو وہ لوگ جدا ہو جائیں۔

(از خطبہ 29۔ ستمبر 1922ء)

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 7- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے پرتھوی میزائل کے مقابلہ میں "حیدر" بنالیا ہے۔ سرحد سے 40 کلومیٹر اندر نصب کئے جانے والے پرتھوی میزائلوں کی رینج 150 سے 250 کلومیٹر ہے۔ بھارتی فوج کے انجنیئروں اور میزائل کے ماہرین نے تنصیب کی جگہ کا کئی مرتبہ معائنہ کیا اس مقصد کے لئے خصوصی راستے اور پختہ سڑکیں بنائی گئیں پاکستان نے جو حیدر نامی میزائل تیار کیا ہے وہ بھارتی میزائلوں کے فائر ہونے کے چند لمحے بعد ہی ان کو نہ صرف بھارتی علاقے میں روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ اسے لانچنگ پیڈ پر ہی ناکارہ بنا سکتا ہے۔ پاکستان نے بھارت کے میزائل پروگرام کی ترقی اور پرتھوی میزائل بھارتی فوج کے حوالے کرنے سرحدوں پر نصب کرنے اور امریکی وارننگ مسترد کرنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ پاکستانی ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ فارورڈ کہوٹہ پر میزائل پھینکنے والی گاڑی اور جگہ کا پتہ چل گیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس میں ملکی دفاع اور سلامتی کو درپیش خطرات کے پیش نظر قابل اعتماد حکمت عملی طے کرلی ہے۔ بھارتی خطرات کا توڑ کرنے کے لئے اس کے ہم پلہ تیاریاں مکمل رکھی جائیں گی۔ دفاعی سازوسامان کے حصول کے لئے کسی ایک ملک پر انحصار نہ کرنے پر اتفاق رائے کرلیا گیا۔

○ امریکی کانگرس کے بعض ارکان نے کہا ہے کہ بھارتی ایٹمی دھماکہ میں تعطل وقتی ہے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی خبرلیں گے۔ بھارت اپنے ایٹمی پروگرام پر عمل کررہا ہے اور دھماکہ کی تیاریاں کرچکا ہے۔ وقتی طور پر دھماکہ نہ کرنے کا فیصلہ امریکہ اور قرضہ دینے والے دیگر ملکوں کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ امریکہ میں آجکل جاری بجٹ بحث سمیٹے جانے کے بعد اٹھایا جائے گا۔ جس میں بھارت کی ترقیاتی امداد معطل کرنے پر بحث کی جائے گی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کو ایٹمی اسلحہ بنانے میں مدد دینے کی مخالفت کریں گے۔ ہوسکتا ہے چین نے پاکستان کو جوہری ہتھیار بنانے کی ٹیکنالوجی منتقل کردی ہو۔

○ وزیراعظم نے پیپلزپارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق کے متنازعہ بیان کا سخت ترین نوٹس لیتے ہوئے اس کی تحقیقات کا حکم جاری کیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں کسی جنرل کی شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شیخ رفیق اس بیان سے انکار کرچکے ہیں۔ اس میں ان کی طرف یہ بات منسوب کی گئی تھی کہ انہوں نے کہا ہے کہ لانگ مارچ کے دنوں میں سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں جنرل درانی نے شرکت کی تھی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے والد میاں محمد شریف علاج کے لئے لندن روانہ ہونے لگے تو ان کو ائیرپورٹ پر روک دیا گیا۔ ان کا سامان بھی جہاز سے اتار لیا گیا۔ حکام نے 40 منٹ تک روکے رکھنے کے بعد ایک اہم شخصیت کی مداخلت پر ان کو جانے کی اجازت دے دی۔ بتایا گیا ہے کہ میاں محمد شریف کو اپنے دفتر میں اچانک دل کی تکلیف ہوئی۔ انہیں فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے بیرون ملک جانے کا مشورہ دیا۔ ائیرپورٹ پر حکام نے کہا کہ ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل ہے ان کے ہمراہ مسٹر نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز بھی تھیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے بیمار باپ کی لندن روانگی میں تاخیر حکومت کے گھٹیا پن اور تنگ نظری کی مثال ہے۔ انہیں جان بوجھ کر اذیت پہنچائی گئی ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت پسماندہ علاقوں کو شہروں کے برابر لانے کے لئے تمام اقدامات کررہی ہے۔

○ افغانستان میں خانہ جنگی کے خاتمے کے لئے ازبکستان نے سات نکاتی فارمولا پیش کردیا ہے۔ ازبکستان نے کہا ہے کہ امریکہ جان بوجھ کر مسئلہ کو لٹکا رہا ہے۔ وہ افغانستان کی تقسیم چاہتا ہے۔ اگر پاکستان ہماری حمایت کردے تو ایران بھی کردے گا۔

○ ایران کے شہر مشہد میں ممتاز ایرانی عالم دین مولانا آغا قاسم علی شیرازی نے ایک احتجاجی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "عمران خان" خمینی کی طرح اسلامی انقلاب لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان حکومت دکھی دلوں کے مسیحا کے رفاہی کاموں میں رکاوٹیں ڈال کر عوام دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے۔ قدرت عمران سے بڑا کام لینا چاہتی ہے۔ وہ عالم اسلام کے بہت بڑے لیڈر ثابت ہوں گے۔

○ سپریم کورٹ نے مسلم لیگ (ن) کے امیدوار مسٹر اعجاز شفیع کی قومی اسمبلی کی رکنیت بحال کردی ہے۔ اس طرح سے پیپلزپارٹی کے مسٹر مسرور احسن کی رکنیت ختم کردی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے دو ججوں نے اپیل کو منظور کرنے کے حق میں فیصلہ دیا جب کہ ایک جج نے اختلاف کیا۔ اس سے قبل الیکشن ٹریبونل نے مسٹر اعجاز شفیع کی قومی اسمبلی کی رکنیت کالعدم قرار دے دی تھی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ انقلاب برپا کرکے غداروں لٹیروں اور لوٹوں کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ جس حکومت میں ظلم عام ہوجائے اور لوگوں کو انصاف نہ ملے تو ایسی حکومت کو ڈوب مرنا چاہئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک خبردار رہیں بھارت پورے خطے میں بالادستی چاہتا ہے اسلامی ملکوں کے سفیروں سے افطار ڈنر کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے خلاف پرتھوی کے بعد اب وہ بین البراعظمی بیلسٹک میزائل بنا رہا ہے۔ اس کے پاس دنیا کی تیسری بڑی فوج ہے۔ امن اور مفاہمت کے اس دور میں بھارت نے انتہائی خطرناک راستہ چنا ہے۔

○ سٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر اور وزیراعظم کے اقتصادی مشیر مسٹر وی اے جعفری نے آئی ایم ایف کو لکھے گئے خط میں اعتراف کیا ہے کہ اقتصادی ترقی کا ہدف پورا نہیں ہوسکا اور نہ ہی بجٹ کے خسارے اور افراط زر میں کمی ہوئی ہے بجٹ کا خسارہ 5.6 فیصد ہی چل رہا ہے جبکہ اس کا ہدف 4 فیصد مقرر کیا گیا تھا۔ ترقی کی رفتار 6.6 کی بجائے 4.7 فیصد رہی ہے۔ خط میں ٹیکسوں کی وصولی مزید بہتر بنانے کے ساتھ خسارے اور افراط زر میں کمی' اور زرمبادلہ کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے اور آئی ایم ایف سے کہا گیا ہے کہ وہ امداد فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے دورہ امریکہ کے موقع پر دفتر خارجہ نے تعاون کی پیشکش کی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے روبرو باغی فوجی افسروں کے کیس کی سماعت کو چیلنج کرنے کی درخواست کی سماعت کے دوران فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ وزیراعظم اور دیگر حکومتی عہدیداروں کے بیانات سے بغاوت کیس پر اثرات مترتب ہوئے ہیں۔ عدالت کے سوال پر اٹارنی جنرل نے کہا کہ فوجی افسروں کے خلاف بیانات کی تردید کی گئی ہے لیکن نمایاں شائع نہیں ہوئی۔ سیاسی رہنماؤں نے میڈیا ٹرائل شروع کررکھا ہے۔ عدالت کے استفسار پر اٹارنی جنرل نے کہا کہ یہ عوامی اہمیت کا معاملہ نہیں ہے۔

○ حزب المجاہدین کے کمانڈر میجر مست گل نے کہا ہے کہ اگر ہمارے کسی کھلاڑی کو بھارت میں نقصان پہنچا تو بھارتی سفارت خانہ کو بم سے اڑا دیا جائے گا۔ ہم بال ٹھاکرے کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ ہمارے لئے کوئی بات بھی مشکل نہیں۔

○ آسٹریلیا کے کرکٹ بورڈ نے سری لنکا کی طرف سے حفاظتی اقدامات کی تازہ پیشکش بھی مسترد کردی ہے۔

خوشخبری
12 فروری تا 19 فروری (آخری عشرہ)
مشورہ اور علاج مفت
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3½ تا 7½ بجے شام

مکان برائے فروخت
ایک مکان رقبہ 10 مرلے واقع 2/37 فیکٹری ایریا 6 کمرے غسلخانہ باورچی خانہ لیٹرین الگ الگ برآمدہ سوئی گیس پانی موجود ہے۔ رابطہ میاں ظہور احمد
23/2 دارالبرکات ربوہ

مکان اور کار برائے فروخت
میں اپنا مکان واقع 15/12 دارالیمن شرقی ربوہ اور ایک کار فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر رجوع کریں۔
ملک منیر احمد
15/12 دارالیمن شرقی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیارشدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ